چاہیے۔ دونوں عام امتحانات ثانوی تعلیمی بورڈ کی نگرانی میں لیے جانے چاہئیں۔

ذریعہ تعلیم کے سلسلہ میں مولانا مودودیؒ شدت سے اس رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ مملکت میں رابطۂ عوام اور ثقافت کے لیے صرف ایک زبان ہونی چاہیے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ تیلگو بولنے والا علاقہ کنڑی اور مراٹھی کو عمومی زبان کی حیثیت سے قبول نہیں کرے گا۔ نہ مراٹھی علاقہ تیلگوں اور کنڑی کو عمومی زبان کی حیثیت سے قبول کرے گا۔ اس لیے ان کے خیال کے مطابق مدارس ثانویہ میں اُردو کو ذریعہ تعلیم مقرر کرنا چاہیے۔ مزید برآں وہ فرماتے ہیں کہ اب تک مملکت کے بہت سے ثانوی مدارس میں ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اُردو کامیاب رہی ہے۔ اس لیے کوئی وجہ معقول نہیں ہے کہ ساری مملکت کے تمام ثانوی مدارس میں اُردو کو کیوں ذریعۂ تعلیم نہ بنا دیا جائے۔ ان کا خیال ہے کہ پرائمری مرحلہ میں دو سال اُردو کی تعلیم بہت کافی ہے۔ اس امر کے لیے کہ اُردو کو درجہ پنجم سے تقریباً تمام ہی ثانوی مدارس میں رائج کر دیا جائے۔

مولانا مودودی نظامِ تعلیم کے دوہرے الحاق کے بھی خلاف ہیں۔ ان کے خیال تعلیمی درس گاہوں پر سے جامعہ مدارس کا کنٹرول جلد از جلد ختم کر دینا چاہیے۔ نظام کالج (اورنگ آباد) میں بتدریج اُردو کو ذریعہ تعلیم بنانا چاہیے۔ مولانا مودودی نے مزید وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تعلیمِ نسواں کے متعلق ایک نوٹ کمیٹی کو ارسال کریں گے۔ (سرکاری رپورٹ ص ۷۳)

یہ بیان یادگاری مجلہ بموقع چھٹا آل انڈیا اجتماع جماعت اسلامی ہند، حیدرآباد، منعقدہ بتاریخ ۲۰ تا ۲۳ فروری ۱۹۸۱ء سے ماخوذ ہے (صفحہ ۲۶۴)

اسماء القرآن

جناب محمد رفیق صاحب ۔ منصورہ

(۳)

کتاب | قرآن مجید کی ایک صفت " الکتاب " ہے ، جس کے معنی ہیں " تحریر " ، " ضابطہ " ، " حکم " ، قانون ، مجموعہ ۔ قرآن مجید ان معنوں میں " الکتاب " ہے کہ وہ رب العالمین کا ضابطہ و قانون اور حکم نامہ ہے ۔ اور سورتوں کا مجموعہ ہے ۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ
اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ
الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ
مَنْ حَوْلَهَا ط

اور یہ کتاب ہے جو ہم نے نازل
کی ہے ، بڑی برکت والی ہے اور مصداق
ہے اُس کی جو اس سے پہلے ہو چکی ہیں ،
تاکہ آپ خبردار کریں مکہ اور اُس کے
اِردگرد والوں کو ۔

(الانعام ۔ ۹۲)

کریم | قرآن مجید کا ایک صفاتی نام " الکریم " جس کے معنی ہیں شرف والا ، باوقار اور معزز ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے بھی ہے ۔ قرآن مجید ان معنوں میں " الکریم " ہے کہ وہ کسی حقیر مخلوق کی بات نہیں ہے ۔ وہ کسی جن یا کاہن کا قول نہیں ہے ، بلکہ اس کائنات کے خالق و مالک کا برگزیدہ کلام ہے ۔